روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 19 / اگست 2009ء 27 شعبان 1430 ہجری 19 ظہور 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 187

میں نہیں بھولتا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعا میں نے رسول کریم ﷺ سے ایسی سیکھی جسے پڑھنا میں کبھی نہیں بھولتا دعا کا ترجمہ یہ ہے۔

اے اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا بہت زیادہ شکر کروں اور بہت زیادہ تجھے یاد کروں اور تیری نصائح کی پیروی کروں اور تیرے حکموں کی حفاظت اپنے عمل سے کروں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ادعیة النبی حدیث نمبر: 3530)

34 ویں جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور کا اختتامی خطاب 16 / اگست 2009ء

خاص کوشش اور دعا کے ساتھ معرفت الٰہی کے راستے تلاش کریں

جماعت احمدیہ کی قربانیاں دین حق اور انسانیت کے فخر کو قائم رکھنے کے لئے ہیں

جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء کے تیسرے دن مورخہ 16 / اگست 2009ء کو سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب پنڈال میں تشریف لائے تو حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر سے استقبال کیا۔ حضور انور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد چند مہمانان نے سٹیج پر آکر اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور جماعتی تعلیمات و خدمات کو سراہا۔ جلسہ کے آخری دن کے آخری اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ ازاں بعد حضور انور نے مختلف تعلیمی میدانوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز تقسیم فرمائے اور پُر معارف خطاب ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری خطاب میں دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا تبھی کر سکتے ہیں جب ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے بھرپور کردار ادا کریں۔ اس بات پر دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط و فیکسز موصول ہوئیں کہ اس طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس ضمن میں بعض مزید باتیں ہیں جو وقت کی وجہ سے پوری بیان نہ ہو سکی تھیں۔ اس میں بظاہر تکرار ہے مگر یہ تکرار ہوتی نہیں بلکہ اس کا فائدہ ضرور ہوتا ہے اور جماعت کے تاثرات کی وجہ سے بھی اس کی ضرورت ہے۔ یہ جماعت کی پہچان ہے کہ جب کوئی بات ان کو بتائی جاتی ہے تو اس کا فوراً اثر بھی ہوتا ہے اور جو احساس جاگا ہے۔ اس احساس کو شدت سے جگائے رکھنے کی ضرورت ہے۔ جب یہ احساس جاگے گا اور تسلسل سے جاری رہے گا تو مخالفت بھی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مخالفت کا سلوک ہوا۔ یہ دردناک واقعات کا ایسا سلسلہ ہے جو جذبات سے مغلوب کر دیتا ہے کہ انہوں نے خدا اور خدا کے رسول ﷺ کے نام پر دہکتے ہوئے کوئلے اپنے جسم کی چربی سے ٹھنڈے کر دیئے۔ اپنے جسموں کو چروا لیا مگر ایمان کو دل سے مٹنے نہ دیا۔ یہ ایسے واقعات ہیں کہ ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

حضور انور نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دولتمند تھے۔ دنیاوی جاہ بھی تھی۔ زندگی کی ضمانت بھی انکار کی صورت میں دی گئی۔ مگر اپنے ایمان اور اس کے بدلے میں ملنے والی جنت کے انعام کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے اور قربانیوں کے معیار قائم کر دیئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ آج بھی جان کے نذرانے دیئے جارہے ہیں تا کہ حضرت مسیح موعود کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دین حق کی دلائل سے فتح کی پیشگوئی ہے تاکہ اس پر لگائے گئے الزامات دھل جائیں۔ پس آج ہر احمدی کو پیار و محبت، صلح و آشتی کا نقیب بننا ہے۔ پس سلامتی و امن سے پیار و محبت سے پیار کرنے والے خدا کی دنیا کو پہچان کروا دو۔ پس ہماری جانیں پیار و محبت پھیلانے کی پاداش میں قربان ہوتی ہیں۔ دوسروں کے امن کو برباد کرنے کے لئے نہیں۔ جماعت کی قربانیاں خالص طور پر دین اور انسانیت کا فخر قائم کرنے کے لئے ہیں۔

حضور انور نے پاکستان کے موجودہ حالات اور احمدیت کی شدت پکڑتی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ فیصل آباد میں لاٹھیاں والا میں پولیس کے اہلکاروں نے کارروائی کی ہے مگر ہم قانون کے پاسبانوں کو اس لئے نہیں روکتے کہ یہ ہماری تعلیم نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ مخالفت کا سلسلہ دوسرے ممالک میں بھی جاری ہے۔ لیکن وہ احمدیوں کو اپنے ایمان سے ہلا نہ سکے اور نہ ہی اس سلسلہ کو دنیا کے کناروں تک پھیلنے سے روک سکتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے احمدیوں کو اس کے لئے تیار کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ زلزلوں سے نہ سب وشتم سے نہ ابتلاؤں سے۔ پھر فرمایا کہ ہم ہرگز خدا سے جدا نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تم پر سکینت نازل کریں گے۔ پس ہر احمدی جانتا ہے کہ خدا کی خاطر قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور الٰہی جماعتیں پیغام پہنچانے سے پیچھے نہیں ہٹتیں۔ سو پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور عہد بیعت کو نباہتے ہوئے یہ کام کرنا ہے۔

حضور انور نے قرآنی آیات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ پس ایسی جماعت ہونی ضروری ہے جو اپنی زندگیاں وقف کرے کہ نیکی کی تلقین کی جائے اور بدی کی باتوں سے روکا جائے اور مومنوں کا ایک گروہ اس کام کے لئے نکل کھڑا ہو کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں تا وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ یہ ہر احمدی کی عمومی ذمہ داری ہے کہ وہ خیر جس میں سے اسے حصہ ملا ہے اسے آگے پہنچائے۔ حکمت سے ہر کام کرنا مومن کی فراست کا حصہ ہے اور موعظہ حسنہ تو آگ کو ٹھنڈا بھی کر سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عملاً ہم میں سے ہر کوئی یہ

﴿باقی صفحہ 2 پر﴾

باقاعدہ تلاوت قرآن کریں

سفارشات شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا، ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

خلفائے کرام کے ارشادات کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو وہ علمی معیار بڑھانے کے ضامن ہیں۔ مثلاً ہر بالغ احمدی قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ پھر ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اگر جماعت اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے کوشش کرے تو یقیناً علمی معیار بلند ہوگا۔

"سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو"

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

(مرسلہ: ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

انٹرویو برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

مدرسۃ الظفر میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو مورخہ 20 / اگست 2009ء کو بوقت 9:00 بجے صبح دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔ امیدوار اپنی تعلیمی اسناد کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی جلد بھجوانے کا انتظام کریں تاکہ انٹرویو سے قبل دفتری کارروائی مکمل کی جا سکے داخلہ کے خواہشمند امیدوار جو ابھی تک اپنی درخواستیں نہیں بھجوا سکے وہ جلد از جلد بھجوائیں۔

شرائط

☆ امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بقیہ از صفحہ 1 - **اختتامی خطاب حضور انور**

کام نہیں کر سکتا اور نہ اس کی ہر ایک کو طاقت ہوتی ہے۔ اس لئے جماعت میں وقف کا نظام ہے کہ ایک گروہ دین کا علم سیکھے اور تعلیم دین حق کو پہنچانے کے عہد کو پورا کرنے کے لئے جان تو جائے مگر عہد پر آنچ نہ آئے۔ اس لئے مربیان کا کام ہے کہ خدا نے جوان کو علم عطا کیا ہے اور جماعت نے خرچ اور محنت سے ان کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ صف اول میں ہو کر یہ کام کریں۔ اپنوں کی تربیت کا بہت بڑا کام ہے اور فوج در فوج لوگوں کے آنے کی وجہ سے یہ کام اور بڑھ گیا ہے اس لئے مربیان اور دنیا کے مختلف ممالک میں جامعہ کے طلباء کا اولین فرض ہے کہ اپنے جائزے لیں اور عہد کریں کہ دنیا کی کسی خواہش کو اس کام میں روک نہیں بننے دینا۔ ان کے سامنے پرانے واقفین کے بہترین نمونے موجود ہیں۔ آج بھی دنیا ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ہر احمدی کے لئے ان کے نمونے مشعل راہ ہیں۔ پس کسی مربی کی طرف اعتراض کی انگلی نہ اٹھے۔ بعض کو اعتراض کی عادت ہوتی ہے مگر واقفین کا نمونہ ایسا ہو کہ ہر معترض کا اعتراض طمانچہ بن کر اس کے منہ پر پڑے۔ پس نیکی کی طرف دعوت کریں اور بدی و منکر سے روکیں۔ ہر صاحب علم جو دوسروں کو وعظ کرتا ہے مگر اپنی کمزوریوں کو نہیں دیکھتا اس کو بہت فکر کرنی چاہئے۔ معروف کا حکم اور برائی سے روکنا تبھی فائدہ مند ہو سکتا ہے جب اس پر عمل ہو۔ پس وسعت حوصلہ پیدا کریں دعاؤں، عبادات اور نوافل پر بہت زور دیں۔ کیونکہ اپنے زور بازو سے نہ کسی کو نیکی کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے اور نہ برائی سے روکا جا سکتا ہے اگر یہ باتیں ہوں گی تو بہترین مربی اور واعظ ہوں گے ورنہ لم تقولون...... کے نیچے آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا یہ واضح کر دوں کہ یہ امر واقفین کے لئے خصوصاً ہے۔ مگر ہر احمدی کو ایسے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ ہر فرد جماعت احمدیہ کا سفیر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے تفقہ فی الدین کرنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔ صرف طوطے کی طرح یاد نہ ہو بلکہ فکر کی عادت ہو۔ ہر طالب علم اور ہر مربی کو غور اور فکر کی عادت ہونی چاہئے۔ مطالعہ اور غور پر زور دینے کی بہت ضرورت ہے تا کہ دعوت الی اللہ کا ذریعہ بن سکیں۔ خدا سے تعلق قائم کریں۔ دنیا کی جاہ و حشم کی پرواہ نہ کریں۔ خاص کوشش اور دعا کے ساتھ معرفت الٰہی کے راستے تلاش کرنے چاہئیں۔

حضور انور نے شہد کی مکھی کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مکھی میدان عمل میں نظر آتی ہے اور کام کرتے ہوئے مرتی ہے۔ انڈے دینے کی خواہش بھی ہو تو نہیں دیتی کہ یہ ملکہ کا حق ہے۔ فرمایا یہ اطاعت کا نمونہ ہے۔ جو انسان اشرف المخلوقات کو درس دیتا ہے کہ روحانی نظام میں انبیاء اور خلفاء کے تابع رہنا ہے۔ نکتہ رس طبیعت ہو۔ اچھا ذوق ہو مگر پھر بھی اشاعت اسی نکتہ اور تفسیر کی ہوگی جو خلیفہ وقت کے ماتحت اور تابع ہو اور خلیفہ وقت کو شرح صدر نہیں تو اس نکتہ کی کوئی وقعت نہیں۔ امام ڈھال ہے پس تفقہ فی الدین کا کام بھی امام کے پیچھے رہ کر کرنا ہوگا۔

حضور انور نے غزوہ احد میں حضرت طلحہؓ کی عظیم قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آج ہر احمدی اہم ہے۔ جس نے بیعت کر لی وہ عام نہیں اہم ہے۔ آج آپ کے ہاتھ کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے۔ ہر وقت چوکس رہنا ہے۔ خلافت کی حفاظت کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کا جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنا ہے۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر احمدی اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والا ہوگا۔ اپنے اعمال کا محافظ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ شہد کی مکھی ایک چمچ شہد کے لئے کئی میل کا سفر طے کرتی ہے۔ ہم جو اشرف المخلوقات ہیں اور اپنے آپ کو عہد بیعت میں شامل سمجھتے ہیں ہمیں کس قدر محنت کے ساتھ اس پیغام کو لوگوں تک پہنچانا فرض ہے۔ تا کہ روحانی شفاء ان کو حاصل ہو۔ حضور انور نے حضرت یونسؑ کی قوم کے توبہ کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ توبہ و استغفار فائدہ دیتا ہے اور یہی اصول ہے جو عذاب سے بچا سکتا ہے۔ قرآن کریم نے پچھلے واقعات کو سبق بنا کر پیش کیا تا کہ توبہ و استغفار کی طرف توجہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا نے جو حفاظت قرآن کا وعدہ فرمایا تھا اس کو آج تک وہی پورا کر رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں۔ جن کا فیضان آج تک جاری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے دین حق کی صداقت کے دلائل سے پُر لٹریچر چھوڑا ہے جو مخالفین کے لئے دو دھاری تلوار ہے۔ یہ کتب لکھ کر حضرت مسیح موعود نے جماعت کو وہ ہتھیار دیا ہے جو قیامت تک کند ہونے والا نہیں۔ آپ کو خدا نے براہان و دلائل عطا فرمائے اور آپ دین حق کے دفاع کے لئے مرد میدان کی طرح کھڑے رہے۔ آپ نے نہ ختم ہونے والے دلائل دیئے۔ خدا سے علم پا کر قرآن کے بے کنار سمندر کی سیر کروائی۔ پس ہمارا کام ہے کہ دنیا کو دائمی زندگی دینے کے لئے اس روحانی سمندر کی سیر کروائیں۔ جو دائمی زندگی اور فرحت دینے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جرمنی میں دعوت الی اللہ کے لئے خاص پروگرام بنائیں۔ جرمنی کے بعض غیر از جماعت دوست نے مجھے ملاقات میں بتایا کہ جرمن اس تعلیم کی طرف توجہ کر رہے ہیں تو ان کے اس رجحان سے فائدہ اٹھائیں اور ان تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مصلح موعود نے ایک موسیقی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو 1500 سال پہلے بجائی گئی تو اس نے عرب و عجم کو خدا کے در پر لا ڈالا تھا۔ 120 برس قبل اسی موسیقی نے جھوٹے خداؤں کی قلعی کھول دی تھی۔ 60,50 سال قبل حضرت مصلح موعود نے آسمانی بادشاہت کے نظارے دیکھنے کے لئے اس موسیقی کو زور سے پھونکنے کا کہا تھا۔ اے حصن حصین کی پناہ میں آنے والو! اس نوبت خانے کی موسیقی کو اس زور سے بجانے کی ضرورت ہے کہ ساری دنیا کو اس کی آواز پہنچ جائے۔ اس سال کو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں ہر احمدی اس نعرہ کو ایک خاص شان سے لگائے کہ خلافت کی نئی صدی کی ابتداء دنیا میں انقلاب کا سنگ میل بن جائے۔ ایشیا، افریقہ اور جزائر میں ہر جگہ اس نعرہ اور موسیقی کی دھنیں سنی جانے لگے۔ اٹھو! اور اپنی تمام تر صلاحیتیں اس کام میں صرف کر دو۔

آخر پر حضور انور نے اسیران، راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اور ان کی اولاد، مخالفت کے متاثرین، واقفین نو و واقفین زندگی، بیماروں، ضرورتمندوں، ایمان کی مضبوطی، خلافت سے تعلق پیدا کرنے اور دعوت الی اللہ کرنے کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ کی حاضری 32 ہزار 734 افراد تھی۔ پھر عربی، اردو اور جرمن زبان میں نغمات پیش کئے گئے اور حضور انور ازراہ شفقت سٹیج پر تشریف فرما رہے۔ بعد میں لجنہ مارکی میں بھی حضور انور تشریف لے گئے اور وہاں بھی لجنہ و ناصرات نے عربی اردو اور جرمن زبان میں نغمات پیش کئے۔

☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

21/اگست 2009ء

6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-20 am	تلاوت، خبریں
7-10 am	لقاء مع العرب
8-30 am	المائدہ
9-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-20 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9-50 am	جلسہ سالانہ برکینا فاسو 26 مارچ 2004ء
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-00 pm	چلڈرن کلاس
2-05 pm	سرائیکی سروس
3-00 pm	مجلس سوال وجواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
4-10 pm	انڈونیشین سروس
5-10 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
6-00 pm	براہ راست خطبہ جمعہ
7-10 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
8-10 pm	بنگلہ پروگرام
9-10 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
10-00 pm	خطبہ جمعہ 21/اگست 2009ء
11-10 pm	جلسہ سالانہ غانا 2004ء

22/اگست 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-10 am	خطبہ جمعہ 21/اگست 2009ء
4-20 am	خلافت جوبلی۔تقریبات
4-45 am	مجلس سوال وجواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-25 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-10 am	فرنچ کلاس
7-35 am	لقاء مع العرب
8-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-05 am	خطبہ جمعہ 21/اگست 2009ء
10-15 am	جلسہ سالانہ غانا 2004ء
10-55 am	راہ ھدیٰ
12-00 pm	تلاوت
12-10 pm	چاند کا نظارہ۔ایک مذاکرہ
12-40 pm	ایم ٹی اے خبریں
1-10 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
3-10 pm	خطبہ جمعہ 21/اگست 2009ء
4-10 pm	انڈونیشین سروس
5-10 pm	فرنچ کلاس
6-15 pm	تلاوت
6-25 pm	چاند کا نظارہ
6-50 pm	بنگلہ پروگرام
7-50 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
9-50 pm	راہ ھدیٰ
10-50 pm	سوال وجواب

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ کی خودنوشت سوانح عمری

خاندانی حالات، خلفاء کی شفقتیں، افریقہ و یورپ میں خدمات
بیوت الذکر کی تعمیر اور دعوت الی اللہ کے ایمان افروز واقعات

(قسط سوم آخر)

بیت بشارت سپین کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت

سپین میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کا پروگرام تھا۔ اس میں حضور کی اجازت سے کمال یوسف صاحب اور خاکسار نے شامل ہونے کا ارادہ کیا۔ ناروے کے دو دوست ناصر احمد قریشی صاحب اور چوہدری رشید احمد صاحب بھی جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ سو ہم چاروں نے بذریعہ کار اوسلو سے پیڈرو آباد جانے کا پروگرام بنایا۔ سویڈن، ڈنمارک، جرمنی اور فرانس سے ہوتے ہوئے تین دنوں میں وہاں پہنچے اور سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہوئے۔ خاکسار کو بھی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت ملی۔

اس کے بعد سپین کے مختلف علاقوں کی سیر کی اور واپسی ہوئی۔ پیرس میں کچھ دیر رکے۔ مختلف جگہوں کی سیر کی۔ نپولین کے استقبال کے لئے بنایا گیا دروازہ دیکھا۔ پرانے گرجا گھر بھی دیکھنے کے قابل ہیں پیرس کا شہر بڑا صاف ستھرا ہے۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ پیرس کی سڑکیں ربڑ کی اور عمارتیں شیشے کی ہیں۔

خلافت رابعہ کے انتخاب میں شرکت

دسمبر 1980ء میں مجھے مرکز میں واپس بلا لیا گیا۔ جلسہ سالانہ پر ربوہ پہنچا۔ رخصت گزارنے پر میری تقرری دارالذکر لاہور میں بطور مربی انچارج ہوئی۔ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فوت ہو گئے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے۔ اس دفعہ بھی خلافت کے انتخاب میں خاکسار کو حصہ لینے کا موقعہ ملا۔

انچارج رشتہ ناطہ

دارالذکر میں تین سال تک خدمت کی اور 1983ء میں مرکزی دفتر رشتہ ناطہ میں بطور انچارج شعبہ رشتہ ناطہ تبدیلی ہوئی۔ جہاں 4 سال تک خدمت کی۔ اس سے پہلے محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی اس شعبہ کے انچارج تھے۔ ان کی وفات پر یہ پوسٹ خالی ہوئی تھی۔ عارضی طور پر شیخ نور احمد صاحب منیر مقرر ہوئے ان سے میں نے آ کر چارج لیا مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اس موقعہ پر ایک حادثہ میں شہید ہو گئے تھے۔ میری تقرری کی چٹھی آخری تھی جس پر مولانا صاحب نے دستخط کئے۔ ان کی جگہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر مقرر ہوئے میں نے ان کے ساتھ 4 سال اس شعبہ میں کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی لوگ رشتہ ناطہ کے لئے لکھا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں روزانہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور حضور کی ہدایت کے مطابق رشتہ ناطہ کی تجاویز متعلقہ احباب کو حضور کے دستخطوں سے بھجوائی جاتیں۔ ایک سال تک یہ سلسلہ جاری رہا 1984ء میں حضور ہجرت کر کے لندن تشریف لے گئے۔ اسی دوران بیٹی طاہرہ کا رشتہ منظور احمد کراچی سے طے پایا۔ منظور کی والدہ نے اپنی دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے رشتہ کے لئے حضور کو کوائف بھجوائے تھے۔ 1987ء میں میرا تبادلہ بطور مربی جہلم شہر میں ہو گیا۔ رہائش کے لئے امیر جماعت سیٹھی ضیاء الحق صاحب نے اپنے مکان میں ایک کمرہ اٹیچڈ باتھ روم کے ساتھ دیا۔ چار سال یہاں خدمت کی۔ درس و تدریس اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رہا۔ کئی لڑکے لڑکیوں کو قرآن پڑھایا۔ کئی ایک رشتے طے کرائے۔ ایک دوست نے بعد مطالعہ بیعت کر لی۔ بیوی نے یہ شرط رکھی کہ اگر اللہ تعالیٰ لڑکا دے تو بیعت کر لوں گا۔ چنانچہ اس کے لئے دعا کی گئی۔ حضور کی خدمت میں بھی لکھا گیا۔ سو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا اور اس نے بیعت کر لی۔ اس دوران بیت الذکر کی تعمیر کا کام بھی ہوا۔ پہلے مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کا پرانا مکان تھا وہی بطور بیت الذکر استعمال ہوتا تھا۔ اس میں آہستہ آہستہ خاموشی سے باہر کی دیوار گرائے بغیر بیت الذکر کا کام ہوتا رہا اور بڑی وسیع بیت الذکر دو منزلہ تیار ہو گئی۔ مربی ہاؤس، مہمان خانہ، دفتر، لائبریری بیت الذکر کے ساتھ ہی تیار ہو گئے۔ نچلا ہال مردوں کے لئے اور اوپر کی منزل عورتوں کے نماز پڑھنے کے لئے مخصوص ہوئی۔

1991ء میں مجھے مرکز میں بلایا گیا۔ بطور مربی ربوہ ایک سال کام کیا۔ مختلف محلّہ جات میں تعلیم و تربیت کا کام کیا۔ قرآن کریم پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔ رشتہ ناطہ کا سلسلہ بھی چلتا رہا پھر ناظر صاحب کے ساتھ دفتر میں ڈیوٹی لگی۔ 10 سال کام کیا۔ اس دوران بیت مبارک میں امامت کے فرائض ادا کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ 5 ائمہ میں میرا نام شامل کیا گیا۔ ناظر صاحب کے باہر جانے کی صورت میں بیت اقصیٰ میں جمعہ پڑھانے کا بھی موقعہ ملتا رہا۔ ایک دفعہ ناظر صاحب لندن اور امریکہ تشریف لے گئے۔ تو ان کے بعد مسلسل تین ماہ تک خطبہ جمعہ کا موقعہ ملا۔

جہلم میں قیام کے دوران 1988ء میں جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ سویڈن کا بھی چکر لگا۔ جرمنی ثمینہ کے پاس بھی گیا۔ جرمنی کا ویزا پاکستان میں نہ لگ سکا۔ لندن جلسہ کے بعد مانچسٹر بھائی عبدالرشید بھٹی کے پاس گیا تو ان کی کوشش سے جرمنی کا ویزا لگ گیا۔ جرمنی سے ہی بذریعہ شپ سویڈن کے شہر گوٹن برگ گیا۔ وہاں سے اوسلو ناروے کا بھی چکر لگا۔ ان ایام میں عزیزم عبدالحفیظ کھوکھر بریڈفورڈ میں مربی تھے۔ انہوں نے وہاں مشن ہاؤس تیار کروایا۔ بہت بڑی بلڈنگ خریدی اور اسے اپنے کاموں کیلئے ٹھیک ٹھاک کرایا۔ ان کا تبادلہ کینیڈا ہوا وہاں جانے کی تیاریوں میں تھے۔ جماعت کی طرف سے ان کو الوداع کہنے کے لئے ایک تقریب کا انتظام کیا گیا۔ اس میں مجھے بھی شمولیت کا موقعہ ملا اور تقریر بھی کی۔ عزیزہ ثریا بیگم بھی اس سال جلسہ لندن میں شامل ہوئی تھی اور اس موقعہ پر بریڈفورڈ میں تھی۔

1988ء کے بعد بھی جرمنی جانے کا اتفاق ہوا۔ جبکہ فخر بھی وہاں تھا اور ثمینہ بھی تھی۔ اس سال جرمنی کے جلسہ میں بھی شرکت کی۔ جلسہ من ہائم میں ہوا تھا۔ اسی دوران فخر کے ہاں فوزیہ کی پیدائش ہوئی۔ یہ غالباً 1998ء کا واقعہ ہے۔

حدیقۃ المبشرین ختم ہونے پر تحریک جدید میں تبادلہ ہو گیا اور چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف کے ساتھ ڈیوٹی لگی۔ 2001ء میں حضرت خلیفۃ الرابع نے پھر شعبہ رشتہ ناطہ کا انچارج مقرر فرمایا۔ ان دنوں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ تھے۔ ان کی طرف سے ہی چٹھی ملی کہ شعبہ رشتہ ناطہ کا چارج لے کر مجھ سے ملو۔ انہوں نے کچھ ہدایات اور دعا دے کر کام شروع کرنے کا کہا۔

اس موقعہ پر ایک پرانی خواب یاد آ رہی ہے۔ خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ بڑا سا رجسٹر لے کر بیٹھا ہے۔ رجسٹر کھلا ہوا ہے اور یہ تاثر ملتا ہے کہ گویا مرنے والوں کے نام لکھ رہا ہے، میں نے پوچھا میرا نام بھی ہے اس نے کہ ہاں۔ پھر رجسٹر بند کر کے روانہ ہوا اور کہنے لگا 18 ماہ بعد میری وفات کا وقت ہوگا۔ چنانچہ میں نے اس کی تیاری شروع کر دی۔ بیوی اور بچوں کے نام وصیت نامہ بھی لکھ دیا۔ 1996ء کا واقعہ ہے۔ یہ خواب میں نے صرف اپنے بچوں کو بتائی کسی اور سے ذکر نہیں کیا۔ 18 ماہ گزر گئے۔ 20 گزر گئے۔ کچھ نہ ہوا پھر میں نے کسی سے ذکر کیا وہ صاحب کہنے لگے 18 ماہ سے 18 سال بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اس وقت تو میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں گا۔ خیر بات آئی گئی ہو گئی۔

رشتہ ناطہ کا چارج لینے کے بعد دفتر میں کام شروع کر دیا۔ ایک دن خیال آیا کہ پہلے میں 1983ء میں اس شعبہ کا انچارج بنا تھا اب 2001ء میں پھر بنا ہوں۔ 1983ء میں 18 جمع کئے جائیں تو 2001ء کا سال بنتا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ خواب شائد اس کے متعلق ہی ہو۔ واللہ اعلم۔ 1996ء میں 18 سال جمع کئے جائیں تو 2014 بنتا ہے۔ اس وقت میری عمر 86 سال ہو گی۔ اگر زندہ رہا تو ہو سکتا ہے کہ اس رنگ میں بھی یہ خواب پوری ہو جائے۔ واللہ اعلم

ایک واقعہ لکھنا بھول گیا۔ اب لکھے دیتا ہوں۔ شعبہ رشتہ ناطہ کی چٹھی ملنے سے دو دن پہلے کی بات ہے کہ میں گھر میں اکیلا تھا بیگم غالباً لاہور گئی ہوئی تھی۔ رات سونے کے لئے لیٹ چکا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی میں نے فون اٹھایا آواز آئی مربی صاحب کا گھر ہے میں نے کہا، جی۔ کہنے لگا میں نے نماز جنازہ کا وقت معلوم کرنے کے لئے فون کیا تھا میں نے کہا کس کا جنازہ تو فون رکھ دیا گیا، میں سمجھا کہ غلط نمبر پر فون آیا ہے۔ کسی اور سے پوچھنا ہوگا میں پھر لیٹ گیا پھر گھنٹی ہوئی فون اٹھایا تو منیرہ کی آواز آئی۔ چچا جی بول رہے ہیں، جی۔ کیا حال ہے؟ ٹھیک ہوں۔ بالکل ٹھیک ہیں؟ اچھا میرا فون خراب تھا آج ہی ٹھیک ہوا ہے میں نے کہا چچا جی کا حال پوچھ لوں۔ پھر لیٹ گیا پھر گھنٹی ہوئی آواز آئی میں بشریٰ رحمان بول رہی ہوں۔ مربی صاحب ہیں۔ جی ہاں۔ میں نے بچی کی فوٹو بھیجی تھی مل گئی ہے؟ میں نے کہا نہیں، مل جائے گی۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیسے فون آ رہے ہیں پھر گھنٹی ہوئی آواز آئی میں سیٹھی مبشر بول رہا ہوں میں لاہور آیا ہوا ہوں۔ یہاں مجھے میری بیوی کا فون آیا ہے کہ جہلم میں اطلاع آئی ہے مربی منیر الدین صاحب کا ایک حادثہ میں انتقال ہو گیا ہے۔ آپ ربوہ جا کر جنازہ میں شامل ہوں۔ آپ کا مربی صاحب سے خاص تعلق تھا یہ اطلاع ملنے پر میں نے اپنے بیٹے عدنان سے کہا کہ فون کر کے نماز جنازہ کا وقت دریافت کرے تو اس نے ابھی فون کیا تھا۔ مگر آپ کی آواز سن کر گھبرا گیا اور فون رکھ دیا۔ آپ ٹھیک ہیں۔ نامعلوم کس غلط فہمی کی وجہ سے جہلم یہ اطلاع پہنچی۔ میں ربوہ سے ہو کر ہی جہلم جاؤں گا تا کہ آپ سے ملاقات ہو جائے۔

اتنے میں جہلم خبر ہو گئی کہ میں ٹھیک ہوں تو سیٹھی ضیاء الحق صاحب کا فون آیا۔ کہنے لگے مربی صاحب دوسری زندگی مبارک ہو۔ میں نے پوچھا کہ یہ خبر کیسے پہنچی۔ کہنے لگے کہ مربی صاحب کے گھر فون آیا تھا جو کہ مربی صاحب کی بیگم نے سنا۔ کوئی عورت کہہ رہی

تھی کہ میں ربوہ سے بول رہی ہوں میں بتانا چاہتی ہوں کہ مربی منیر الدین صاحب ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے پاس وہ رہے ہیں اس لئے اطلاع دے رہی ہوں۔ مربی صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے بیت الذکر میں اعلان کر دیا۔ پروگرام بنا کر ربوہ جا کر جنازہ میں شرکت کی جائے۔

صبح جمعرات کو مجھے ناظر صاحب اعلیٰ کی چٹھی ملی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو انچارج شعبہ رشتہ ناطہ مقرر کیا ہے۔ رات میں نے سیٹھی ضیاء الحق صاحب کو فون کیا کہ میرے متعلق جو آپ کو اطلاع ملی تھی وہ ٹھیک تھی آپ کو پہلے پتہ لگ گیا تھا مجھے بعد میں پتہ لگا ہے۔ کہنے لگے آپ تو ٹھیک ٹھاک ہیں کیا کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا میرا واقعی انتقال ہو گیا ہے۔ حضور نے مجھے شعبہ رشتہ ناطہ کا انچارج مقرر فرمایا ہے ایک دفتر سے دوسرے دفتر میں تبدیلی عربی میں انتقال کہلاتی ہے۔ یہ سن کر بہت ہنسے اور مبارکباد دی۔

لندن جلسہ میں شرکت

2004ء میں مع بیگم صاحبہ جلسہ لندن میں شریک ہونے کا موقعہ ملا۔ رہائش عبدالحفیظ کھوکھر مربی سلسلہ کے ہاں رہی۔ اکثر عزیز اس موقعہ پر جمع ہو گئے۔ امریکہ سے حکیم مع بیگم، طاہر مع بیگم، کینیڈا سے خالد ومومن، جرمنی سے لطیف، پاکستان سے طیبہ مع فرزند، جرمنی سے فخر احمد بھی آیا۔ ثمینہ جلسہ پر تو نہ آ سکی مگر بعد میں آ کر مل گئی۔ ہمیں جرمنی کا ویزہ نہ مل سکا تھا۔ ظہیر احمد ساؤتھ افریقہ سے آیا۔

جلسہ کے بعد بھائی عبدالرحیم صاحب کے بیٹے اور میرے بھتیجے عزیزم طاہر احمد کے بیٹے کی منگنی کی رسم ادا ہوئی۔ اس کا رشتہ اس کے ماموں مکرم عبدالماجد صاحب طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر کی بیٹی سے طے پایا ہے۔ فخر احمد کے ساتھ لندن کے مختلف مقامات پر بکنگھم پیلس اور وہ چوک جہاں کبوتر ہوتے ہیں کی سیر کی۔ ظہیر بھی ساتھ تھا لندن سے واپسی پر راستہ میں ابوظہبی شمس اور عطیہ کے پاس ٹھہرے۔ عزیزم وسیم مع اہل وعیال بھی وہیں ہے۔ دو ہفتے قیام کیا اور خوب سیر کی۔ شارجہ دبئی بھی گئے، العین کا علاقہ بھی دیکھا۔ اس طرح خوب سیر کی۔

قادیان کے جلسہ پر بھی دونوں میاں بیوی کو جانے کا اتفاق ہوا۔ بھائی ابراہیم صاحب مرحوم کے بچوں کے پاس قیام کیا۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا مکان ہے جس میں وہ رہتے ہیں ہوشیار پور اور لدھیانہ کے مقدس مقامات کی زیارت کا موقع بھی مل گیا۔

جلسہ قادیان 2005ء پر بھی جانے کا پروگرام تھا۔ اہلیہ کی بڑی خواہش تھی۔ کہ یہ جلسہ بھی دیکھیں۔ کیونکہ حضرت صاحب کی شمولیت کی توقع تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا وہ انتقال فرما گئیں اور پروگرام دھرے کا دھرا رہ گیا لندن بھی دوبارہ جانے کا پروگرام تھا دو سال کا لندن کا ویزہ لگوا لیا تھا۔ 2005ء عید پر فخر کے آنے کا پروگرام تھا۔ اس لئے 2006ء میں لندن کا جلسہ دیکھنا تھا مگر اللہ کو منظور نہ تھا۔

اہلیہ کی وفات

بیگم کی وفات اتنی جلدی اور آناً فاناً ہوئی کہ سب سننے والے حیران وششدر رہ گئے۔ ان کو یقین ہی نہیں آتا تھا۔ چنگی بھلی صحت مند تھیں یہ کیسے ہو گیا۔ جو بھی ملنے آیا ان کی تعریف ہی کرتا تھا کہ بڑی ملنسار، ہنس مکھ، ہمدرد اور مہمان نواز تھیں۔ ان کی وفات کے موقعہ پر کثرت سے خاندان حضرت مسیح موعود کے احباب وخواتین و دیگر احباب اور خواتین تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ بیرون ربوہ اور بیرون ملک سے بھی احباب وخواتین نے بذریعہ خطوط وٹیلیفون تعزیت کی اور ہماری ہمت بڑھائی۔ ان سب کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خاکسار کے نام تعزیتی خط تحریر فرمایا اور ہم سب کو دعاؤں سے نوازا۔ نیز نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

بیگم کی وفات کے بعد عزیزم حافظ سید مشہود احمد مربی سلسلہ جو کہ عزیزم حافظ سید شاہد احمد مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی ہیں نے جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد میرے ساتھ سکونت اختیار کر لی۔ کیونکہ ان کی تقرری بطور استاد حافظ کلاس و جامعہ احمدیہ غانا افریقہ کے لئے ہوئی تھی۔ اس لئے جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد میرے ساتھ رہنے لگے۔ عزیزم نے خاکسار کی بڑی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بیگم کی وفات کے بعد میں اکیلا رہ گیا۔ عزیز رشتہ دار آئے اور چلے گئے، جرمنی سے فخر اور ثمینہ اور ابوظہبی سے عزیزہ عطیہ آئی۔ پاکستان کے سارے رشتہ دار اس موقعہ پر پہنچ گئے تھے۔ کراچی سے طاہرہ اور منظور مع چھوٹے بیٹے کے آئے۔ بھابھی شگفتہ اور بڑا بیٹا راشد آئے کوارٹر تبدیل کرنا تھا۔ طبیعت کچھ خراب ہو گئی۔ علاج شروع کیا ہسپتال میں داخل ہونا پڑا بچوں نے فیصلہ کیا کہ عزیزم ظہیر احمد والدہ کی وفات پر نہ آ سکا تھا۔ ساؤتھ افریقہ میں اکیلا یہ صدمہ برداشت کر رہا ہے۔ آپ اس کے پاس چلے جائیں اور کچھ دیر ٹھہریں تا کہ اس کی تسلی ہو جائے۔ چنانچہ ویزے کے لئے اپلائی کیا۔ ظہیر نے سپانسر بھیج دیا تھا دو ماہ کا ویزا لگ گیا اور سفر کی تیاری شروع کر دی۔

اس دوران حادثہ پیش آ گیا۔ سائیکل سے میں گر گیا اور بائیں جانب ہنسلی میں فریکچر ہو گیا، ہسپتال گیا، ایکسرے ہوا اور حفاظتی پٹی باندھ دی گئی نیز دوائی کھانے کو دی۔ ہنسلی میں پلستر نہیں لگ سکتا آرام سے خود بخود ہڈی سیٹ ہو جاتی ہے۔ اسی حالت میں سفر کرنا پڑا۔ قطر ائیرویز کا ٹکٹ خریدا۔ حادثہ کا سن کر طاہرہ دوبارہ آ گئی اور سفر کی تیاری کرائی جس دن میں روانہ ہوا۔ اسی دن وہ کراچی چلی گئی۔ لاہور ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر دوحہ پہنچا۔ یہ قطر کی ایئرپورٹ ہے۔ یہاں سے جہاز تبدیل کرنا تھا۔ 12 گھنٹے کا وقفہ تھا۔ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ ہمیں بس کے ذریعہ ایک ہوٹل میں لے کر گئے اور کمروں میں جگہ دی گئی۔ بہت اچھا ہوٹل تھا دوپہر کا کھانا اور شام کی چائے ہوٹل کی طرف سے دی گئی۔ پھر بس کے ذریعہ رات کو ائیرپورٹ پہنچے اور ساؤتھ افریقہ کے لئے روانگی ہوئی۔ 12 گھنٹے بعد جہاز کیپ ٹاؤن پہنچا۔ اس سے پہلے جوہانسبرگ ائیرپورٹ پر جہاز رکا۔ زیادہ تر سواریاں یہاں ہی اتر گئیں۔ کیپ ٹاؤن ائیرپورٹ پر عزیزم ظہیر مع بال بچوں اور جماعت کے ایک دوست محمود صاحب کے ساتھ ائیرپورٹ پر موجود تھا۔ ان کے ساتھ مشن ہاؤس پہنچا محمود صاحب سے قادیان کے جلسہ میں ملاقات ہو چکی تھی اور وہ ربوہ بھی آئے تھے ان کی بیگم بھی ساتھ تھیں۔ علاوہ ازیں ان کے خسر حسین صاحب مع بیگم اور حسین صاحب کے بیٹے فیروز حسین مع بیگم جلسہ قادیان میں ملے تھے۔ حسین صاحب ربوہ بھی آئے تھے ان کی بیگم بھی ساتھ تھیں۔ ائیرپورٹ سے باہر جانے میں کچھ دیر ہو گئی۔ امیگریشن والوں نے روک لیا میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگے پاکستان سے پتہ کرنا ہے کہ ویزہ آپ کا صحیح ہے یا نہیں ایک اور نوجوان کو بھی روکا جو کہ ایبٹ آباد سے آیا تھا۔ اس کا ویزا دو ہفتے کا تھا۔ میرا دو ماہ کا، میں نے کہا میرا صحیح ویزہ ہے۔ یہاں میرا بیٹا مربی سلسلہ ہے۔ اس نے سپانسر کیا ہوا ہے اور وہ باہر میرا انتظار کر رہا ہے کہنے لگے یہ نوجوان تمہارے ساتھ ہے میں نے کہا نہیں، میں اسے نہیں جانتا اس پر انہوں نے مشورہ کر کے جانے دیا۔

جنوبی افریقہ کی سیر

یہاں بیت الذکر بھی ہے اور مشن ہاؤس بھی۔ بیت کا نام بیت الاول ہے۔ نہایت ہی خوبصورت ڈبل سٹوری عمارت ہے۔ اوپر عورتوں کے لئے نماز پڑھنے کی جگہ ہے وضو کے لئے بھی سہولت ہے۔ نیچے مردوں کا حصہ ہے، وضو کے لئے بھی جگہ ہے، یہاں دفتر بھی ہے، مشن ہاؤس بھی کافی وسیع ہے۔ 4 کمرے، کچن، باتھ روم اور لائبریری کے علاوہ میٹنگ روم اور گیراج بھی ہے۔

جمعہ میں حاضری خاصی ہو جاتی ہے۔ مرد وزن حاضر ہوتے ہیں ہفتہ وار درس القرآن کلاس ہوتی ہے اس کے لئے سوموار کا دن مقرر ہے۔ سردیوں میں نماز عشاء کے بعد اور گرمیوں میں نماز مغرب کے بعد کلاس لگتی ہے۔ ایک دوست قرآن کا ایک رکوع پڑھتے ہیں انگریزی میں اس کا ترجمہ اور تفسیر بیان ہوتی ہے۔ سامعین میں سے کوئی سوال کرے تو اس کا جواب دیا جاتا ہے۔

ماہانہ اجلاس بھی ہوتا ہے۔ اس کے لئے اتوار کا دن رکھا جاتا ہے۔ مرد وخواتین سب اس میں آتے ہیں پہلے جماعتی سطح پر کارروائی ہوتی ہے۔ تلاوت و تقریر وغیرہ اس کے بعد ذیلی تنظیموں کا اپنا اپنا علیحدہ اجلاس ہوتا ہے۔ نماز عصر سے مغرب تک کا وقت ہوتا ہے۔ مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی جاتی ہے اور ریفریشمنٹ کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ رمضان میں فجر اور عشاء پر رونق ہوتی ہے۔ فجر میں قرآن کریم کا درس ہوتا ہے جو کہ عام دنوں میں بھی ہوتا ہے۔ تراویح کے بعد حدیث کا مختصر درس ہوتا ہے۔ عید کے موقعہ پر اردگرد کے دوست بھی آ جاتے ہیں خوب رونق ہو جاتی ہے۔ تمام احباب کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی جاتی ہے دور سے آنے والوں کے لئے کھانے کا بھی انتظام ہوتا ہے۔

یہاں جون جولائی سردی کے مہینے ہیں۔ دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہوتی ہیں۔ دسمبر، جنوری، گرمی کے مہینے سمجھے جاتے ہیں دن لمبے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں گرمی زیادہ نہیں ہوتی بارش اور ہوا کی وجہ سے سویٹر وغیرہ پہننے پڑتے ہیں، سوتے وقت بھی کمبل کی ضرورت ہوتی ہے۔ البتہ سردی خوب پڑتی ہے سویٹر، کوٹ اور جیکٹ استعمال کرتے ہیں۔ ہیٹر بھی جلانے پڑتے ہیں۔

کیپ ٹاؤن بڑا پھیلا ہوا اور پہاڑوں سے گھرا ہوا شہر ہے سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔ آخری حصہ اس شہر کا کیپ کہلاتا ہے یہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ بحر ہند اور بحر اوقیانوس۔ بڑی تعداد میں سیاح یہاں آتے ہیں یہاں ایک پہاڑ ہے جس کی چوٹی نوکیلی نہیں بلکہ چپٹی ہے۔ اسے ٹیبل ماؤنٹین کا نام دیا گیا ہے اوپر سیر گاہ بنائی گئی ہے۔ کیبل کار کے ذریعہ اوپر جاتے ہیں اس کار میں 50-60 افراد بیٹھ سکتے ہیں۔

شہر میں بڑے بڑے سٹورز ہیں یورپ کا نظارہ پیش کرتے ہیں۔ دو دو تین تین منزلہ سٹور ہیں ایک دن میں بمشکل ایک سٹور دیکھا جا سکتا ہے ہر قسم کا سامان ایک ہی سٹور سے مل جاتا ہے۔ یہاں مہنگائی بہت ہے سڑکیں بہت عمدہ اور ایک سکیم کے مطابق بنائی گئی ہیں۔ موٹروے تو بہت چوڑی ہے مگر چھوٹی سڑکیں بھی دو رویہ ہیں اور سائن تمام سڑکوں پر ہیں لوکل ٹرین ہے جو کہ بجلی سے چلتی ہے۔

لوگ سفید فام، سیاہ فام، براؤن اور کلرڈ نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں کسی زمانے میں سفید فام لوگوں کا حصہ رہائش الگ تھا وہاں دوسرے لوگوں کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہر نسل کا الگ الگ علاقہ تھا۔ مگر اب یہ پابندی نہیں ہے۔

انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ کے لوگ براؤن کہلاتے ہیں۔ کئی اور ملکوں سے بھی لوگ یہاں آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ آپس میں مل جل گئے۔ افریقیوں سے بھی میل ملاپ کیا۔ ان کی نسل کلرڈ کہلاتی ہے۔ سب لوگ انگلش جانتے ہیں اور بولتے ہیں افریقن دوسرے نمبر کی زبان ہے۔ ویسے دونوں سرکاری زبانیں ہیں اس کے علاوہ ہر قبیلہ کی اپنی اپنی زبان ہے۔ جماعت کے لوگ زیادہ انڈین نسل کے ہیں۔ مگر اپنی زبان بھول چکے ہیں۔ انگریزی ہی بولتے ہیں چند ایک بڑی عمر کے لوگ تھوڑی تھوڑی اردو بول لیتے ہیں یا وہ عورتیں جو تھوڑا عرصہ پہلے شادی کے بعد یہاں آئی ہیں لوکل تین چار فیملیاں ہیں۔ پاکستانی 8-10 ہیں جو کہ حال ہی میں آئے ہیں۔

سوازی لینڈ میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد

جنوبی افریقہ مشن کے ذمہ سوازی لینڈ، لوسوتھو اور نمیبیا کے ممالک بھی ہیں یہاں جوہانسبرگ میں مقیم احمدی ان جماعتوں میں وقف عارضی پر جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہاں پر غانا کے نوجوان مربی ہیں۔ لوسوتھو میں بیت الذکر کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ سوازی لینڈ کے ایک گاؤں میں بیت الذکر کی بنیاد رکھی گئی۔ وہاں کے چیف بھی احمدی ہیں انہوں نے بیت الذکر کے لئے زمین دی ہے۔ 24 ستمبر 2007ء کو بنیاد رکھی گئی، میں بھی شامل ہوا۔

اس مقصد کے لئے ہم پہلے جوہانسبرگ گئے۔ یہ دو گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر ہے۔ وہاں سے چوہدری اعجاز احمد صاحب کے ساتھ ان کی کار میں 500 کلو میٹر کا سفر طے کر کے سوازی لینڈ پہنچے رات ہوٹل میں رہے۔ اس جگہ کا نام Manzini ہے دارالخلافہ Mbabane ہے۔ ہوٹل سے موضع Hlatsikhulu گئے جہاں بیت الذکر کی بنیاد رکھی۔ احباب کو کھانا بھی پیش کیا گیا اس تقریب کے بعد جوہانسبرگ واپسی ہوئی۔ جوہانسبرگ سے 2 میل پہلے ایک جگہ ڈاکٹر رحیم اور ڈاکٹر عالیہ کے ہاں قیام کیا۔ رات کا کھانا کھا کر جوہانسبرگ پہنچ گئے۔

سوازی لینڈ بھی پہاڑی علاقہ ہے۔ ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے ہیں یہ آزاد ملک ہے۔ یہاں پر بادشاہت ہے۔ جب ہم وہاں گئے رات کو بارش ہوئی مگر دن کے وقت دھوپ نکلی کافی گرمی تھی۔

جوہانسبرگ کیپ ٹاؤن کا بڑا شہر ہے۔ یہاں پر مشن کے لئے ایک عمارت خریدی ہوئی ہے۔ اس میں رہائش اور نماز کی جگہ بنائی گئی ہے۔ کافی وسیع رقبہ ہے بیت الذکر اس میں بن سکتی ہے۔ یہاں پر کچھ پاکستانی آباد ہیں۔ افریقی دو دوست بھی احمدی ہیں۔

پری ٹوریا یہاں کا دارالخلافہ ہے جوہانسبرگ کے قریب ہی ہے۔ وہاں پر صدر مملکت کا محل ہے اور دیگر سرکاری ادارے ملکی سطح پر کام کرتے ہیں۔ عزیزم ظہیر احمد کے توسیع ویزہ کے لئے پولیس رپورٹ کی ضرورت تھی۔ اس کے حصول کے لئے وہاں جانا پڑا۔ اس طرح وہاں کی بھی سیر ہوگئی۔ یہ بھی بڑا خوبصورت شہر ہے اور یورپ کی مانند سٹوروں کا حامل ہے۔ اب افریقن لوگ ہر جگہ نظر آتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو لوٹ لینے سے دریغ نہیں کرتے اس وجہ سے کئی لوگ یہاں سے ہجرت کر کے جا رہے ہیں پھر بھی تجارت اور دیگر اعلیٰ کام انگریزوں کے پاس ہی ہیں۔

جوہانسبرگ سے کچھ فاصلہ پر ہیروں کی کان ہے یہ ایک احمدی پاکستانی دوست کے پاس ہے۔ جو کہ ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب آف ساہیوال کے بیٹے ہیں۔ خود تو کینیڈا میں ہیں ایک احمدی دوست ظفر احمد صاحب بطور مینیجر کام کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں ساتھ لے جا کر کان کی سیر کرائی۔ اس کے قریب ہی جگہ ہے جس کا نام Warm Bath ہے یہاں گرم پانی کا چشمہ ہے۔ سیاح اس کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہاں پر ایک ہندوستانی ہوٹل میں پاکستانی کھانوں سے ظفر صاحب نے ہماری تواضع کی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

یہاں سے ہم واپس عزیزم ظہیر احمد کے پاس کیپ ٹاؤن آ گئے۔ ویزہ کی توسیع اب ختم ہو رہی تھی اور پاکستان میں بھائی ظہورالدین صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ قدسیہ ظہور کی شادی عزیزم حافظ شاہد احمد مربی سلسلہ سے طے پائی تھی وہ بھی قریب آ گئی تھی۔ لہٰذا میں عزیزم ظہیر احمد سے رخصت ہوا۔ سب ملنے جلنے والے احباب ایئرپورٹ پر الوداع کہنے آئے۔ یہاں سے میں پاکستان بھائی صدرالدین صاحب کھوکھر کے ہاں پہنچا۔ کراچی میں بھائی صاحب کا گھر تھا۔ جہاں اب بھائی ظہورالدین صاحب کی فیملی رہتی ہے۔ عزیزہ قدسیہ کی شادی کی تیاری ہو چکی تھی۔ پاکستان کے تقریباً تمام رشتہ دار یہاں آ چکے تھے۔ 15 دسمبر کو شادی تھی۔ لاہور سے میری اہلیہ کی چھوٹی بہن مقصودہ بھی آ گئی تھی اور امریکہ سے امۃ المتین اور ناصر بھی آئے ہوئے تھے 12-15 سال بعد ان کی پاکستان آمد ہوئی تھی۔ میں بھی عزیزم ظہیر احمد کے پاس سے یہاں پہنچ گیا۔ 15 دسمبر کو صبح عطیہ اور شمس ابوظہبی سے آ گئے۔ ان کے ساتھ ان کا چھوٹا بیٹا عزیزم نیر احمد بھی آیا۔

میل ملاقات سے فارغ ہو کر واپس ربوہ آ گیا۔ عزیزم فخر اور ثمینہ لطیف نے کوشش کر کے جرمنی بلانے کا انتظام کیا۔ خاکسار نے گھر کا تمام سامان فروخت کیا۔ کیونکہ اب ارادہ تھا کہ بچوں کے پاس ہی رہوں گا۔ چنانچہ سامان فروخت کر کے میں جرمنی آ گیا۔ آنے سے پہلے بیٹی طاہرہ اور منظور کراچی سے الوداع کہنے آئے اور ساتھ ہی قدسیہ اور شاہد احمد بھی ملنے اور الوداع کرنے کے لئے ربوہ آ گئے۔ یہاں سے ہم لاہور مقصودہ بیگم کے پاس آئے۔ یہاں ایک دن قیام کرنے کے بعد یہ لوگ مجھے چھوڑنے ایئرپورٹ آئے اور یہاں سے میں جرمنی آ گیا۔ جرمنی ثمینہ اور فخر کے پاس کچھ قیام کیا اور پھر وہاں سے لندن آیا اور عبدالحفیظ کے پاس رہا۔ دفتر رشتہ ناطہ سے رخصت لی تھی مگر یہاں آ کر ریٹائرمنٹ لے لی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ آپ جرمنی چلے جائیں اور وہاں جا کر رشتہ ناطہ کا کام سنبھالیں۔ اس بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی اس طرح خاکسار جرمنی آ گیا اور آجکل بطور نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ جرمنی کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تادم آخر مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین

وزن کم کرنے کا بہترین ذریعہ

وزن کم کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا مشکل اس کمی کو برقرار رکھنا ہے۔

ایسا اکثر ہوتا ہے کہ آپ نے وزن میں کمی کا فیصلہ کیا۔ وزن کچھ کم بھی ہوا لیکن دوبارہ لوٹ کر اسی جگہ آ گیا۔ حیران ہونے کی بات نہیں ایسا اکثر ہوتا ہے۔ کیونکہ غذا کی کمی اور ورزش یا تو کافی نہیں ہوتے یا پھر طویل عرصہ تک ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

لہٰذا دنیا کے کروڑوں انسانوں کی طرح آپ کو بھی اپنے ڈاکٹر سے مدد لینا چاہئے۔ کیونکہ وہی آپ کو نہ صرف غذا کی کمی اور ورزش کے بارے میں مفید مشورے دے سکتا ہے بلکہ ضرورت ہو تو ایسی مناسب اور تحقیق شدہ دوا بھی تجویز کر سکتا ہے جو آپ کے اس مقصد کو پورا کر دے۔

کیا آپ اپنا وزن کم کرنے کے لئے تیار ہیں؟

1۔ کیا آپ ڈائیٹنگ کے ذریعہ اپنا وزن کم کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں یا اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ کا وزن دوبارہ بڑھ جاتا ہے؟

2۔ کیا آپ بھاری بھرکم رہنا چاہتے ہیں یا اپنے آپ پرانے کپڑوں کو فٹ دیکھنا چاہتے ہیں جو آپ اس وقت پہنا کرتے تھے جب آپ عمر میں چھوٹے تھے؟

3۔ کیا آپ سماجی تقریبات کے موقع پر اپنے حلیے کے باعث خود کو احساس کمتری میں مبتلا پاتے ہیں یا دوسرے لوگوں سے ملتے وقت خود اعتمادی کی کمی محسوس کرتے ہیں؟

4۔ کیا آپ اپنی صحت میں بہتری کے خواہش مند ہیں تاکہ آپ پارک میں چہل قدمی اور اپنے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے لطف اندوز ہو سکیں؟

5۔ کیا آپ آئینے میں اپنا عکس یا اپنی تصویر دیکھنے سے کتراتے ہیں اور جب آپ ایسا کرتے ہیں تو کیا آپ کا جی چاہتا ہے کہ آپ ایسا نہ کریں؟

6۔ کیا آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وزن کم کرنے کا بہترین طریقہ صحت مند خوراک، ورزش اور ڈاکٹر سے مدد حاصل کرنے کی صورت میں موجود ہے۔

7۔ کیا آپ نے طے کر لیا ہے کہ بس بہت ہو چکا اور اب فیصلے کا وقت آ گیا ہے؟

8۔ آپ کو کیسے امکانات نظر آتے ہیں؟ کیا آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اس مرتبہ آپ ڈاکٹر کی مدد سے آپ اپنے وزن میں دیرپا کمی رکھنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اگر ان میں سے کوئی بھی سوال آپ کے محسوسات کی عکاسی کرتا ہے تو سمجھئے کہ آپ فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اپنے ڈاکٹر سے مشورہ

ڈاکٹر سے مشورہ کرتے ہوئے خود آگاہ ہونا آسان ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کے ڈاکٹر کے خیال میں وزن کم کرنا محض ایک معمولی سا مسئلہ ہے۔ چونکہ موٹاپے کے طبی مضمرات ہیں۔ لہٰذا جب آپ کے ڈاکٹر کو یہ معلوم ہوگا کہ آپ اپنی صحت کے بارے اتنا کچھ کر رہے ہیں تو انہیں بہت خوشی ہوگی۔ ضروری ہے کہ آپ اپنے ڈاکٹر سے اس بات کی وضاحت کر دیں کہ آپ نے ان سے کیوں رجوع کیا ہے اور یہ بھی بتا دیں کہ موٹاپا آپ کی زندگی پر کیا اثرات مرتب کر رہا ہے۔ اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہے کہ آپ ڈاکٹر سے اپنی گفتگو کا آغاز کس طرح کریں تو آپ کچھ اسی طرح سے کہیں کہ ''میں نے اپنا وزن کم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے مجھے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ متحرک رکھنا ہے اور اپنی خوراک کو کنٹرول کرنا ہے۔ لیکن مجھے آپ کی مدد بھی چاہئے۔ برائے مہربانی یہ بتائیے کہ میرے لئے کونسا علاج فائدہ مند ہوگا'' لیکن ڈاکٹر سے رابطہ کرتے وقت درج ذیل باتیں آپ کے لئے بہت معاون ہوں گی۔

وزن کم کرنے کو ہی ڈاکٹر سے رجوع کرنے کا اصل سبب بنائیں

وزن کم کرنا ایک اہم موضوع ہے۔ لیکن اگر آپ اس کا ذکر گلے کی خرابی کے ذکر کے آخر میں کیجئے گا تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا ڈاکٹر یہ سوچے کہ آپ اپنے وزن میں کمی کے بارے میں زیادہ سنجیدہ نہیں ہیں۔ البتہ اگر آپ نے اپنے وزن میں کمی کی بابت تفصیلی گفتگو کے لئے اپنے ڈاکٹر سے وقت مانگا تو انہیں یہ بات پسند آئے گی۔

اپنے ڈاکٹر پر یہ واضح کر دیں کہ وزن کم کرنے کے سلسلہ میں آپ حقیقت پسند ہیں

وزن کم کرنے کے سلسلہ میں آپ کا پُرعزم ہونا بھی ضروری ہے۔ یہ بات واضح کر دیں کہ وزن کم کرنے کے بارے میں آپ نے ایک حقیقت پسندانہ فیصلہ کیا ہے اور یہ کہ آپ سوچ سمجھ کر کھانے کی اہمیت اور ورزش کی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں لیکن آپ کے دل میں یہ معلوم کرنے کی خواہش بھی ہوگی کہ آپ کے ڈاکٹر اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے ساتھ اپنی غذا کی ڈائری اور ورزش کی تفصیلات بھی لے

باقی صفحہ 6 پر

جاوید چوہدری

صرف ایک فٹبال کے عوض

کھڑکی سے گیٹ نظر آ رہا تھا، وہ اپنے شاندار دفتر کی آرام دہ کرسی پر بیٹھا تھا، میرے ساتھ گپ شپ کر رہا تھا اور وقفے وقفے سے فیکٹری میں داخل اور باہر نکلنے والوں پر نظر ڈال رہا تھا۔ ہم تازہ ترین سیاسی صورتحال پر گفتگو کر رہے تھے، اچانک میرے دوست نے چائے کی پیالی میز پر رکھی اور افراتفری میں باہر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ اس وقت اس کے پاؤں میں صرف ایک جوتا تھا، میں اس کی افراتفری سے گھبرا گیا، اس نے دروازہ کھولا، اپنے سٹاف کے کمرے سے باہر نکلا اور تیر کی طرح گیٹ پر پہنچ گیا گیٹ میں ایک گاڑی داخل ہو رہی تھی، میرے دوست کو دیکھ کر ڈرائیور نے گاڑی روک دی۔ میرا دوست آگے لپکا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے بیک وقت گاڑی کا اگلا اور پچھلا دروازہ کھول دیا۔ گاڑی کی پچھلی سیٹ سے ایک ساٹھ، پینسٹھ سال کے بزرگ اترے اور میرے دوست کو گلے سے لگا لیا۔ اس دوران اگلی سیٹ سے بھی اتنی ہی عمر کے ایک دوسرے بزرگ باہر نکلے اور میرے دوست سے لپٹ گئے۔ میرے دوست نے دونوں بزرگوں کا ہاتھ پکڑا اور انہیں دفتر لے آیا۔ میں کھڑا ہو کر یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں اندر آئے، وہ بزرگ جو پچھلی سیٹ سے اترے تھے وہ صوفے پر بیٹھ گئے جبکہ میرا دوست اور اگلی سیٹ سے اترنے والے بابا جی ان کے سامنے ادب سے کھڑے ہو گئے، میں ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا، مجھے محسوس ہوا شائد صوفے پر بیٹھے بزرگ کوئی پیر صاحب ہیں اور میرا دوست ان کا مرید وغیرہ ہے، صوفے پر بیٹھے بزرگ نے مختلف موضوعات پر گفتگو شروع کر دی اور میرا دوست جی شیخ صاحب کہہ کر ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔ یہ سلسلہ گھنٹہ بھر چلتا رہا، اس کے بعد شیخ صاحب صوفے سے اٹھے، میرے دوست کے قریب کھڑے بابا جی نے لپک کر شیخ صاحب کو ان کی چھڑی پکڑائی، دونوں بزرگوں نے میرے دوست کا ماتھا چوما، میرا دوست ان کے آگے آگے دروازے کھولتا رہا اور میرے دوست نے باہر آ کر دونوں ہاتھوں سے گاڑی کا اگلا اور پچھلا دروازہ کھولا، پہلے شیخ صاحب بیٹھے اور اس کے بعد دوسرے بزرگ ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے، میرے دوست نے گاڑی کے دونوں دروازے بند کئے، ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سلام کیا اور گاڑی گیٹ سے باہر نکل گئی، میرا دوست واپس آ گیا۔ میرے دوست کے پاؤں میں اس وقت ایک ہی جوتا تھا، اس کا دوسرا جوتا شائد اس کی میز کے نیچے رہ گیا تھا۔

میں عقیدت کے اس سارے کھیل پر حیران بلکہ پریشان تھا، میرا دوست جب دوبارہ اپنی جگہ پر ''سیٹل'' ہو گیا تو میں نے اس سے پوچھا ''کیا شیخ صاحب تمہارے پیر ہیں'' میرے دوست کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی، اس نے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا اور مسکرا کر بولا ''میں شیخ صاحب سے پہلے تمہیں اس دوسرے بزرگ کے بارے میں بتاتا ہوں، میں نے جس بزرگ کو گاڑی کی اگلی سیٹ سے اتارا تھا اور جو اس دفتر میں میرے ساتھ کھڑا رہا تھا اس بزرگ کا نام رانا عبدالمجید تھا اور یہ میرے والد صاحب ہیں'' مجھے حیرت کا جھٹکا لگا اور میں نے پوچھا ''اور وہ شیخ صاحب'' وہ فوراً بولا ''میرے والد شیخ صاحب کے ملازم بلکہ خادم ہیں'' میں واقعی حیرت زدہ رہ گیا کیونکہ میں جانتا ہوں میرا دوست کروڑ پتی ہے، اس کی فیکٹری میں دو سو لوگ کام کرتے ہیں اور اس کے گھر میں ملازموں کی باقاعدہ فوج ہے لہٰذا پھر اس کے والد کو کسی دوسرے کی ملازمت کرنے کی کیا ضرورت تھی، میرا دوست میری آنکھوں کے یہ سارے سوال پڑھ گیا۔ ہماری آنکھیں بھی بہت دلچسپ کمپیوٹر ہیں، ہمارے سارے خیال، ہمارے سارے سوال، سارے خدشے اور سارے جذبات زبان پر آنے سے پہلے ہماری آنکھوں میں آتے ہیں اور ہماری آنکھوں کی اپنی ایک زبان اور اپنی ایک گرائمر ہے اور جو شخص دوسروں کی آنکھیں پڑھنے کا ماہر ہو اسے دنیا کی کوئی زبان سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں اپنے دوست کی طرف متوجہ ہوا، وہ بولا ''میری اس تمام تر دولت اور خوشحالی کے باوجود میرے والد شیخ صاحب کے ساتھ رہتے ہیں، یہ سردیوں میں ان کے غسل کے لئے پانی گرم کرتے ہیں، لوڈشیڈنگ کے دوران شیخ صاحب کو پنکھا جھلتے ہیں، ان کے کپڑے استری کرتے ہیں اور ان کے برتن دھوتے ہیں۔ شیخ صاحب ایک آباد گھر میں رہتے ہیں، ان کے بچے اور بہوئیں، ان کے گھر میں نوکر چاکر بھی ہیں لیکن شیخ صاحب کے تمام کام میرے والد کرتے ہیں اور وہ یہ خدمت پچھلے 38 برسوں سے کر رہے ہیں'' وہ خاموش ہو گیا۔ میں نے بے چینی سے کروٹ بدلی اور پوچھا ''لیکن کیوں؟'' میرے دوست نے قہقہہ لگایا اور نرم آواز میں بولا ''صرف ایک فٹ بال کی وجہ سے'' یہ جواب سن کر میری حیرت آسمان کو چھونے لگی اور میں نے پوچھا ''کیا مطلب'' میرے دوست نے ایک لمبا سانس بھرا اور آہستہ آہستہ بولا ''میرے والد ایک غریب خاندان کے ساتھ تعلق رکھتے تھے، انہوں نے 14 سال کی عمر میں مزدوری اور ملازمتیں کرنا شروع کیں، میرے دادا جی نے 20 برس کی عمر میں ان کی شادی کر دی اور ایک برس بعد میں پیدا ہو گیا، میرے والد ان دنوں معاشی مشکلات کا شکار تھے چنانچہ وہ مختلف جگہوں پر کام کرتے تھے لیکن ہمارا گزارا نہیں ہوتا تھا، میں اس وقت چار برس کا تھا جب میرے والد کو سپورٹس کی ایک دکان پر نوکری مل گئی، میرے والد فجر کے بعد گھر سے نکلتے تھے اور رات عشاء کے بعد واپس آتے تھے۔ ان کی نوکری کو ابھی دوسرا مہینہ تھا کہ ایک دن میں ضد کر کے ان کے ساتھ دکان پر چلا گیا، دکان کا مالک بڑا شفیق انسان تھا، اس نے مجھے اپنے ساتھ کاؤنٹر پر بٹھا لیا، میرے والد گاہکوں کے ساتھ مصروف ہو گئے جبکہ میں للچائی نظروں کے ساتھ کھیلوں کا سامان دیکھنے لگا، دکان میں ایک بہت خوبصورت فٹ بال پڑا تھا، میں آدھا دن اس فٹ بال کو دیکھتا رہا، جب دکان کا مالک اور میرے والد گاہکوں میں مصروف ہو گئے تو میں چپکے سے اپنی سیٹ سے اٹھا، فٹ بال کے قریب پہنچا اور اس کے ساتھ کھیلنے لگا، اس دوران میرے والد کی نظر مجھ پر پڑی تو وہ تیر کی طرح میری طرف لپکے، انہوں نے مجھے ایک تھپڑ رسید کیا اور مجھ سے فٹ بال چھین لیا، میں نے رونا شروع کر دیا، دکاندار میری طرف متوجہ ہوا اس نے مجھے اٹھایا اور مجھے پیار کر کے چپ کرانے لگا، میرے والد اس دوران غصے سے میری طرف دیکھتے رہے، دکاندار نے آہستہ سے میرے کان میں سرگوشی کی ''کیا تمہیں یہ فٹ بال پسند ہے'' میں نے روتے روتے ہاں میں سر ہلا دیا، اس نے دوبارہ پوچھا ''کیا تم یہ فٹ بال لینا چاہتے ہو'' میں نے دوبارہ سر ہلا دیا۔ اس نے میرے کان میں آہستہ سے کہا ''تم شام کو گھر جاتے ہوئے یہ فٹ بال لے جانا'' میں یک دم خوش ہو گیا، میں نے ہاتھ کی مٹھیوں سے آنکھیں صاف کیں اور خوشی سے دائیں بائیں دیکھنے لگا۔

میرا دوست خاموش ہوا، اس نے لمبی سانس بھری اور کہانی آگے بڑھائی ''شام کو میں والد کے ساتھ گھر جانے لگا تو دکاندار نے سٹینڈ سے فٹ بال اٹھایا اور میرے ہاتھ میں پکڑا دیا، میرے والد پریشان ہو گئے اور انہوں نے دکاندار سے کہا ''شیخ صاحب یہ بہت مہنگا فٹ بال ہے، یہ بچہ ہے آپ اس کے رونے پر نہ جائیں'' دکاندار نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور شفقت سے بولا ''لیکن یہ فٹ بال اس بچے کی خوشی سے مہنگا نہیں، یہ بال یہی لے کر جائے گا، میں سفیر سے معذرت کر لوں گا'' میرے والد نے بہت سمجھایا لیکن دکاندار نے وہ فٹ بال مجھے دے دیا۔ میرے والد نے مجھے راستے میں بتایا یہ فٹ بال تین ہزار روپے میں بنا تھا اور یہ برطانیہ کے سفیر نے خصوصی طور پر بنوایا تھا، وہ اسے لندن بھجوانا چاہتا تھا لیکن دکاندار نے اپنے ایک معمولی ملازم کے بچے کا دل رکھنے کے لئے وہ فٹ بال مجھے دے دیا۔ یہ وہ واقعہ تھا جس نے میرے والد اور مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس شخص کا خادم بنا دیا۔ والد نے اس کے بعد نوکری نہیں بدلی، وہ آج تک صرف اس فٹ بال کی وجہ سے اس دکاندار کی خدمت کر رہے ہیں، میں پڑھ لکھ گیا، میں نے انجینئرنگ کی اور نوکری کی بجائے اپنا کام شروع کر دیا۔ یہ کام اللہ کے کرم سے فیکٹری میں تبدیل ہو گیا لیکن میرے والد آج تک اس شخص کی خدمت کر رہے ہیں، میرے والد اور مجھے اس فٹ بال کا احسان نہیں بھولتا، میں حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا، وہ رکا اور دوبارہ بولا ''بات صرف یہاں تک محدود نہیں بلکہ یہ تجربہ مجھے منیجمنٹ کا سب سے بڑا اصول سکھا گیا، مجھے معلوم ہوا کہ اگر آپ ملازمین کو اپنا وفادار بنانا چاہتے ہیں تو آپ اس دکاندار کی طرح ملازمین کے بچوں سے محبت کریں، آپ ملازمین کے بچوں کو اپنے بچے سمجھیں، لوگ اپنی پوری زندگی آپ کی خدمت میں گزار دیں گے۔ چنانچہ میں اپنی فیکٹری کے تمام ملازمین کے بچوں کے اخراجات اٹھاتا ہوں، میں ان کی کتابوں سے لے کر کپڑوں، جوتوں اور فٹ بالوں تک کا خرچ برداشت کرتا ہوں اور میری اس حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ میں نے جب سے یہ کام شروع کیا ہے میرا کوئی ملازم مجھے چھوڑ کر نہیں گیا اور میرے رزق اور آمدنی میں بھی کئی گنا اضافہ ہوا'' اس نے اتنا کہا اور جوتا تلاش کرنے کے لئے میز کے نیچے گھس گیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

☆☆......☆☆......☆☆

بقیہ صفحہ 5 وزن کم کرنے کا ذریعہ

جائیں تو آپ کے ڈاکٹر کو ان تدابیر کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو آپ کی منصوبہ بندی میں شامل ہیں۔

اپنے ڈاکٹر کو وزن کم کرنے سے متعلق اپنے ماضی کے تجربے سے بھی آگاہ کیجئے۔

اپنے کھانے کی عادات، جسمانی ورزش کے طریقوں اور ان رکاوٹوں کے بارے میں بھی وضاحت کے ساتھ بتائیے جن کے باعث آپ کے وزن کم کرنے کی کوششوں کی پوری طرح پابندی نہیں ہو سکی۔

اپنے ڈاکٹر کو یہ بھی بتائیے کہ آپ کو موٹاپے کا کس قدر احساس ہے۔

آپ نے وزن کم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ لیکن اگر آپ اپنے ڈاکٹر کو یہ بھی بتا دیں کہ موٹاپے کے سبب آپ کو جذباتی اور جسمانی طور پر کیسا محسوس ہو رہا ہے تو اس سے انہیں بڑی مدد ملے گی۔ اس طرح وہ وزن کم کرنے میں آپ کی بہتر طور پر مدد کر سکیں گے۔ اگر آپ کے ڈاکٹر نے مناسب سمجھا تو وہ آپ کے لئے ایسا علاج تجویز کریں جس سے آپ کے وزن میں اہم اور مستقل کمی ہو گی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم انعام اللہ اختر صاحب (ر) چیف انجینئر پاور واپڈا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب مقیم مسی ساگا اور مکرمہ ڈاکٹر معصومہ صاحبہ کو مورخہ 21 جولائی 2009ء کو بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود ڈاکٹر شیخ سلیمان صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ اس کا نام طٰہٰ احسان تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو احمدیت کا خادم اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم شریف احمد صاحب دارالبرکات حیدر آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حماد بن شریف صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ رملہ بخاری ایس شکور صاحبہ بنت مکرم سید عبدالشکور صاحب آف کینیڈا مورخہ 10 جولائی 2009ء کو بعد نماز جمعہ مکرم سہیل احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ ضلع حیدر آباد نے بیت الہدیٰ دارالبرکات حیدر آباد میں مبلغ پینتیس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر کیا۔ مکرم حماد بن شریف صاحب مکرم پیر سید محمود احمد شاہ بخاری صاحب مرحوم آف مردان ہاؤس ربوہ کے نواسے اور محترمہ رملہ بخاری صاحبہ آپ کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب ایڈیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ شہداد پور ضلع سانگھڑ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد محترم ممتاز احمد صاحب مورخہ 10 جولائی 2009ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز مکرم راشد احمد نوید صاحب مربی ضلع سانگھڑ نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمد پور میں احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مربی صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ مرحوم نے سوگواران میں دو بیٹے خاکسار، مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب آف لندن یو۔کے اور ایک بیٹی مکرمہ عذرا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالواسع شاکر صاحب آف خانپور و متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کے بلندی درجات کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم رزاق احمد صاحب زعیم اعلیٰ اسلام آباد غربی ابن مکرم چوہدری حمید احمد صاحب تحصیلدار (ر) مرحوم آف کھیوہ 146 ضلع فیصل آباد حال G11/1 اسلام آباد مورخہ 10 جولائی 2009ء کو دل کا دورہ پڑنے سے 51 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اسلام آباد میں آپ کی نماز جنازہ مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھائی اور جنازہ تدفین کیلئے ربوہ لے جایا گیا۔ 12/جولائی 2009ء کو آپ کی نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر پڑھائی اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں آپ ہی نے دعا کروائی۔ مرحوم پنجوقتہ نماز باجماعت کے عادی، ہر وقت مسکراتے رہنے والے غریب پرور وجود تھے آپ نے اہلیہ محترمہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی بڑی بیٹی شادی کے بعد ناروے میں مقیم ہے اور باقی بچے اسلام آباد میں زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مرحوم کی اہلیہ، بچوں اور بوڑھی والدہ صاحبہ کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد صاحب اٹھوال ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا پوتا عزیزم صادق احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب مورخہ 7/اگست 2009ء کو لاہور سے براستہ موٹروے ربوہ آ رہا تھا کہ شیخوپورہ کے پاس ایکسیڈنٹ ہو گیا فوراً لاہور لے جایا گیا مگر سر میں شدید چوٹ آنے کی وجہ سے وفات پا گیا۔ میت لاہور سے ربوہ لائی گئی اگلے روز مورخہ 8/اگست 2009ء کو بیت مبارک میں بعد از نماز عصر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں امانتاً تدفین کے بعد مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم موصی تھا مرحوم کی عمر 23 سال تھی اور ایم بی اے کا سٹوڈنٹ تھا۔ خدام الاحمدیہ کا فعال ممبر تھا مقامی پروگراموں میں خوش دلی سے شمولیت کرتا تھا مرکزی اور مقامی عہدیداران کا بہت ادب و احترام کرتا تھا ہنس مکھ اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھا سادگی پسند اور بچوں سے بہت پیار کرتا تھا سلسلہ کی کتب کا مطالعہ بہت شوق سے کرتا تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے، درجات بلند کرتے ہوئے اپنی رضا کی جنت میں داخل اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بھٹہ معاون سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب بھٹہ حافظ آباد شہر مورخہ 28 جولائی 2009ء کو شیخ زاید ہسپتال لاہور میں طویل علالت کے بعد 65 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز احمدیہ قبرستان حافظ آباد میں مقامی مربی صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ نیک سیرت، خوش مزاج، ملنسار، مہمان نواز اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی رکھتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے خاکسار، مکرم منیر احمد صاحب بھٹہ، مکرم نصیر احمد صاحب بھٹہ، مکرم شبیر احمد صاحب بھٹہ، مکرم صغیر احمد صاحب بھٹہ چار بیٹیاں مکرمہ نسیم اشرف صاحبہ، مکرمہ مقصودہ طارق صاحبہ، مکرمہ فہمیدہ سعید صاحبہ اور مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بخشش فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ بابت ترکہ
مکرم عبدالرشید رازی صاحب)

مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم عبدالرشید رازی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام دو پلاٹ 15/11، 8/11 دارالعلوم غربی برقبہ فی پلاٹ دس مرلے ہے نیز امانت تحریک جدید نمبر 55-8 میں رقم مبلغ -/57776 جمع ہے جو مکرم عبدالقدیر رازی صاحب کو ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ اسی طرح 15/11 پلاٹ مکرم ناصر احمد رازی صاحب اور مکرم عبدالقدیر رازی صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ پلاٹ نمبر 8/11 مکرمہ منصورہ مبارکہ صاحبہ، مکرمہ حفیظہ سلطانہ صاحبہ اور مکرمہ بشریٰ ریحانہ صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ناصر احمد رازی صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم عبدالقدیر رازی صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ منصورہ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ حفیظہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ بشریٰ ریحانہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مشہور سائنسدان

فلو فارنز ورتھ

19/اگست 1906ء کو پیدا ہوا۔ بچپن ہی سے اس کا ذہن الیکٹران اور الیکٹریسٹی کی طرف راغب تھا۔ جب کہ وہ لڑکا تھا اس نے چودہ سال کی عمر میں ٹیلی ویژن پکچر ٹیوب کی گتھی سلجھائی تھی اور اکیس سال کی عمر میں ایجاد دنیا کے سامنے پیش کر دی۔ 1921 میں اسے الیکٹران کی مدد سے تصویریں پیدا کرنے کا خیال آیا اور چنانچہ 1927ء میں پہلی الیکٹرونک تصویر منتقل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ 1934ء میں اپنے ٹی وی سسٹم کا پہلا مظاہرہ کیا اور یو ایس پیٹنٹ آفس نے اسے اس کی ایجاد میں اول قرار دیا۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران حکومت نے ٹی وی سیٹوں کی فروخت معطل کر دی تھی اور جنگ کے ختم ہونے پر فارنز ورتھ کی مصنوعات ختم ہونے کے قریب تھیں اور جب وہ ختم ہو گئیں تو آر سی اے نے ٹیلی ویژن سیٹوں کی پروڈکشن اور سیل کا کام خود سنبھال لیا۔ بالآخر سات سالہ مقدمہ بازی کے نتیجے میں فارنز ورتھ جیت گیا اور آر سی اے اسے رائلٹی دینے پر تیار ہو گئی۔ 1947ء میں یہ مصنوعات ختم ہونے شروع ہو گئیں۔ چنانچہ ڈپریشن کے علاج کے لئے وہ ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ اس کی موت ہالا ڈے اوٹاوہ کے مقام پر 11 مارچ 1971ء کو واقع ہوئی۔

ملازمت کے مواقع

لاہور کی ایک کمپنی کو 3 اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ جن کا 5 سالہ تجربہ ہو، تعلیمی معیار بی کام اور Peach Tree کے بارہ میں معلومات ہونا ضروری ہیں، اس کے علاوہ ڈرائیور اور کک بھی درکار ہیں برائے رابطہ تنویر احمد باجوہ: 042-6651984
0303-4447501

ربوہ میں واقع ایک کینٹین کو مٹھائی بنانے کیلئے 2 کاریگر اور 2 ہیلپر فوری درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے عادل حسین بٹ: 0342-5206902

(نظارت صنعت و تجارت)

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمت بازار ربوہ 0333-6568240
اوقات آجکل صبح 9 تا 2 بجے شام 6 تا 9:30 بجے
ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی (مرحوم)

خبریں

شبقدر میں بم دھماکہ 10افراد ہلاک

چارسدہ کے علاقے شبقدر میں بم دھماکے سے 2خواتین اور 3بچوں سمیت 10/افراد جاں بحق اور 15 سے زائد زخمی ہوگئے جبکہ پولیس نے اسلام آباد سے القاعدہ کے اہم رکن اور بیت اللہ محسود کے دست راست سیف اللہ کو بھائی زاہد اکرم سمیت گرفتار کر لیا ہے۔

آپریشن میں 24 عسکریت پسند ہلاک

جنوبی وزیرستان او رمالاکنڈ ڈویژن میں عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں پر فضائیہ کے حملوں اور جھڑپوں میں 24 عسکریت پسند مارے گئے اور 30زخمی ہو گئے۔سوات کے مختلف علاقوں میں تلاشی آپریشن کے دوران فورسز نے برقعہ میں فرار ہونے والے عسکریت پسند سمیت 11/افراد کو گرفتار کر لیا جبکہ 16 عسکریت پسندوں نے ہتھیار ڈال کر خود کو فورسز کے حوالے کر دیا ہے۔سوات میں فورسز پر حملے کے بعد مینگورہ شہر میں ایک بار پھر غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے

ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری

لاہور سمیت مختلف شہروں میں چینی کی ذخیرہ اندوزی کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے۔جڑانوالہ بہاولپور اور سرگودھا میں 20 ذخیرہ اندوز گرفتار کر لئے گئے۔اس دوران مزید ہزاروں بوریاں گوداموں سے برآمد کی گئیں تاہم کریک ڈاؤن کے باوجود عام مارکیٹ میں صارفین کیلئے چینی سستی نہ ہوئی جبکہ یوٹیلیٹی سٹوروں پر چینی حکومتی اعلانات کے باوجود صارفین کو دستیاب نہ ہوئی اور سٹورز کے باہر ان کی لمبی قطاریں نظر آئیں۔

گندم اور آٹا کی بین الصوبائی نقل وحمل پر پابندی

پنجاب حکومت نے گندم اور آٹے کی بین الصوبائی نقل وحمل پر پابندی عائد کر دی ہے۔سرحدی اضلاع میں چیک پوسٹیں قائم کر دی گئی ہیں تا کہ ماہ رمضان میں سبسڈی والی گندم اور آٹا دوسرے صوبوں میں نہ جا سکے۔ ذرائع کے مطابق حکومت فلور ملوں کو روزانہ 10 ہزار 500 ٹن گندم فراہم کرے گی۔اس سے تیار ہونے والا آٹا 20اور 10 کلوگرام کے تھیلوں میں طے شدہ پوائنٹس پر فراہم کیا جائے گا۔

جیلوں میں 100 قیدی ایڈز اور 3ہزار ہپا ٹائٹس سی میں مبتلا ہیں

پنجاب کی 31 جیلوں میں 100 قیدی ایڈز اور 3 ہزار ہپا ٹائٹس سی میں مبتلا ہیں محکمہ صحت کے حکام کے مطابق سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی ہدایت کے مطابق پنجاب بھر کی جیلوں میں قیدیوں کے خون کا معائنہ کرایا گیا۔ان بلڈ ٹیسٹوں میں چار مہلک امراض ہپا ٹائٹس بی، سی، ایڈز اور ٹی بی وغیرہ شامل تھے۔ ابتدائی طور پر 29 ہزار قیدیوں کے بلڈ ٹیسٹ کئے گئے جن میں 939 مریضوں میں ہپا ٹائٹس بی، 2950 قیدیوں میں ہپا ٹائٹس سی، 100 قیدیوں میں ایڈز اور 460 قیدی ٹی بی کے مرض میں مبتلا پائے گئے۔

پاکستان میں زیرزمین پانی کی سطح سالانہ 6فٹ کی شرح سے گرہی رہے

پاکستان میں پانی کے ذخائر اور زیرزمین پانی کی سطح میں ریکارڈ کمی ہو رہی ہے۔ زیرزمین پانی ری چارج کرنے کے لئے سائنسی اقدامات اور نئے ڈیمز تعمیر نہ کئے گئے تو زرعی ملک بنجر اور قحط سالی کا سامنا ہوسکتا ہے۔پاکستان کی آبی وسائل کی تحقیقاتی کونسل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان میں زیرزمین پانی کی سطح سالانہ 6فٹ کی شرح سے گرنا شروع ہوگئی ہے۔جس کی اہم وجہ ہر سال مون سون اور دیگر بارشوں کا 98فیصد پانی کا ضائع ہونا ہے جبکہ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کے پیش نظر زمین سے شرحاً زیادہ پانی کی پمپنگ بھی اس کی اہم وجہ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر حکومت نے واٹرری چارجنگ کے لئے سائنسی بنیادوں پر اقدامات نہ کئے اور بارشی پانی کو محفوظ بنانے کے لئے منصوبہ بندی نہ کی تو بڑی تباہی آئے گی اور زیرزمین پانی کی سطح بھی ناقابل رسائی ہو جائے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔اگست	
طلوع فجر	5:07
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	1:12
غروب آفتاب	7:50

59فیصد پاکستانی امریکہ کو اپنے لئے خطرہ سمجھتے ہیں

59فیصد پاکستانی امریکہ کو اپنے لئے شدید خطرہ سمجھتے ہیں۔ پاکستان میں الجزیرہ کمیشن نے گیلپ پاکستان کے ذریعے اس مسئلہ پر سروے کرایا کہ پاکستانی عوام اپنے لئے کس کو خطرہ سمجھتے ہیں۔سروے چاروں صوبوں میں کرایا گیا۔اس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ مرد اور خواتین نے حصہ لیا۔سروے میں 59فیصد پاکستانیوں نے کہا کہ وہ امریکہ کی اپنے ملک میں مداخلت کو سخت ناپسند کرتے ہیں جبکہ 11فیصد پاکستانیوں نے طالبان کو اپنے لئے خطرہ قرار دیا۔اسی طرح 18فیصد پاکستانی یہ رائے رکھتے تھے کہ بھارت ان کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔

پاکستانی سالانہ 18ارب روپے کی چائے پی جاتے ہیں

چائے ہماری زندگی کا لازمی جزو اور روزانہ کی ضرورت بن چکی ہے، ہر دوسرا شخص دن میں تین چار کپ یا اس سے بھی زیادہ چائے پیتا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق ہر سال تقریباً 220ملین امریکی ڈالر جو پاکستانی روپوں میں 18ارب روپے کے لگ بھگ بنتے ہیں، کی چائے درآمد کرتا ہے جبکہ سالانہ 50ہزار ٹن سے لے کر 65ہزار ٹن تک سمگل ہو کر آنے والی چائے اس کے علاوہ ہے۔ اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان کو دوسرے ممالک سے اتنی امداد نہیں ملتی جتنے کی یہاں چائے پی جاتی ہے۔ماہرین کے مطابق چائے کے عادی افراد اگر روزانہ ایک کپ چائے پینا کم کر دیں تو سالانہ کروڑوں روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوسکتی ہے۔

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس
-/1400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

FD-10